السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض موذن جب مینار پر فجر کی اذان کہتے ہیں تو اذان شروع کرنے سے پہلے دو تین بار کہتے ہیں صَلُّوْا (نماز پڑھو) یا کہتے ہیں اَلصَّلاَۃَ (نماز) پھر اذان شروع کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان کو یہ کہنے دیا جائے یا منع کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ دین کی بنیاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع پ رہے، بدعت اور ایجاد پر نہیں، اس کی تائید جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ))

''نئے ایجاد کیے جانے والے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے۔''

اسی طرح یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ شرعی اذان فجر میں سترہ کلمات اور باقی نمازوں کے لیے پندرہ کلمات پر مشتمل ہے۔ جب شرعی طور پر ثابت کام میں کوئی اضافہ کیا جائے، خواہ شروع میں اضافہ کیا گیا ہو، یا اس کے آخر میں تو اس اضافہ کو بدعت کہا جائے گا اور اس کی تردید کرنا ضروری ہوگا اور جو شخص یہ کام کرے اسے منع کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اذان میں اس سے زیادہ بلیغ، زیادہ موثر اور زیادہ بیدار کرنے والے الفاظ موجود ہیں۔ کیونکہ موذن پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان بیان کرتا ہے۔، اس کے بعد دو بار حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ (نماز کی طرف آؤ) حَيَّ عَلَى الْفَلاَح (کامیابی کی طرف آؤ) کے الفاظ دہراتا ہے۔ اس لیے مذکورہ موذن جو الفاظ کہتے ہیں اور اذان سے پہلے پر زائد الفاظ صَلُّوا یا اَلصَّلاَۃَ وغیرہ کہتے ہیں انہیں سے منع کرنا چاہیے تاکہ شرعی عمل غیر شرعی بدعات سے محفوظ رہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 312

محدث فتویٰ